مسائل و احکام

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب
مفتی و مدرس دارالعلوم حقانیہ

سوال :۔ حیلۂ اسقاط کی حقیقت کیا ہے۔؟

الجواب :۔ واضح رہے کہ جس مکلف (مسلمان، عاقل، بالغ) سے نماز و روزہ عمداً یا غیر عمداً فوت ہوئے ہوں، تو اس پر فرض ہے کہ ان کا باقاعدہ قضاء کرے، اور قضاء نہ کرنے کی صورت میں یہ شخص مجرم ہوگا۔ اور زندگی سے مایوسی کے وقت اس پر وصیت کرنا ضروری ہوگا۔ یعنی وہ وصیت کرے گا کہ اس کے منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ایک تہائی (⅓) سے ہر نماز اور روزہ کے مقابل دو دو سیر (انگریزی) گندم یا اسکی قیمت مساکین کو ادا کی جائے اور ایسی وصیت نہ کرنے کی صورت میں یہ شخص مجرم اور گنہگار مریگا۔ البتہ اگر اس شخص کا مال نہ ہو یا مال کی ایک تہائی (⅓) فراغت ذمہ کیلئے ناکافی ہو یا اس شخص نے جہل یا فسق کی وجہ سے فدیوں کے بارہ میں وصیت نہ کی ہو تو وارث وغیرہ اس میت کی طرف سے باقاعدہ حیلۂ اسقاط کر سکتے ہیں۔ (ماخوذ از ردالمحتار وغیرہ)

حیلہ کی تشریح | حیلہ یا مخرج اس مباح کام اور گفتار کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے کسی مقصود کی طرف پوشیدہ طریقہ سے رسائی حاصل ہو۔ کما فی المفردات (ص ۱۳۸) الحِیلَةُ ما یُتَوَصَّلُ بِهٖ الی حالة مّا فی خُفْیَةٍ ۔ انتھی۔ و فی فتح الباری (ص ۲۷۴ ج ۱۲) ھی ما یتوصّلُ بہ الی مقصودٍ بطریقٍ خفیٍّ۔ انتھی۔

حیلہ کے بعض اقسام | حیلہ کے بہت سے اقسام ہیں۔ ان میں سے بعض یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔

(الف) وہ حیلہ ہے جو کہ تحلیل حرام کے لئے ہو اور ابطال شریعت کے لئے ہو۔ جیسا کہ اصحاب السبت نے تحلیل صید کے لئے کیا تھا۔ اور بعض یہود نے تحلیل شحم (چربی) کے لئے کیا تھا۔ (رواہ البخاریؒ) یہ حیلہ بلا شک و شبہ حرام اور ناجائز ہے۔ (ب) وہ حیلہ ہے جو کہ حرام سے بچنے اور فراغت ذمہ

اور اسقاط واجب کے لئے ہو، جیساکہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کیا تھا۔ اور جیساکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ نے ایک مریض غیر شادی شدہ کے لئے کیا تھا۔ رواہ ابوداؤد۔ ص ۶۱۴ قالوا ما رأینا باحد من الناس من الضر مثل الذی ہو بہ لو حملناہ الیک لتفسخت عظامہ ما ہو الا جلد علی عظم فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاخذ والہ مأۃ شمراخ فیضربوہ بہا ضربۃ واحدۃ۔

خلاصہ یہ کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس شخص (جس سے زنا صادر ہوا تھا۔ اور وہ غیر شادی شدہ تھا) کے متعلق فرمایا کہ اس جیسا تکلیف میں مبتلا ہم نے اور کسی کو نہیں دیکھا ہے اگر ہم اس کو یہاں لائیں تو اس کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوں گی۔ اسکی ہڈیوں پر صرف چمڑا رہ گیا ہے۔ پس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کو خرما کے ایک گچھا سے جس میں سو شاخ ہوں ایک دفعہ مارا جائے۔ اور یہ حیلہ جائز ہے نہ منسوخ ہے اور نہ مخصوص ہے۔ اور یہی مروی ہے عطاء اور امام شعبی سے۔ اور اس کو احناف اور شوافع اور حنابلہ نے مختار کیا ہے۔ بخلاف مالکیہ اور سلفیہ کے جن کے نزدیک یہ حیلہ مشروع نہیں ہے۔ (فلیراجع الی تفسیر القرطبی ص ۲۱۳ ج ۱۵ وشرح الاشباہ للحموی۔ ص ۴۱۸ وفتح الباری ص ۲۷۵ ج ۱۲)

فقہاء کرام کی آراء | حیلۂ اسقاط جس طرح باصلہا ثابت ہے۔ تو اس طرح فقہاء کرام (خصوصاً وہ فقہاء جن سے اکابر دیوبند فتاویٰ نقل کرتے ہیں۔) نے اسکی مشروعیت پر تصریح کی ہے۔ فلیراجع الی رد المحتار ص ۴۸۰ ج ۱ والطحطاوی ص ۲۷۳ والشرح الکبیر ص ۷۹۴ وخلاصۃ الفتاوی ص ۱۵۳ ج ۱ والبحر ص ۹۱ ج ۲ والاشباہ والنظائر ص ۴۱۸ وھکذا فی غیر واحد من الفتاوی۔ لہٰذا اس حیلہ کی مشروعیت میں کوئی شبہ نہ ہوگا۔

شرائط | البتہ اس حیلہ کی مشروعیت کے لئے کچھ شرائط بھی ہیں جن کی رعایت نہایت ضروری ہے۔

ا۔ یہ کہ عدم وصیت کی صورت میں ورثہ میں غائب اور نابالغ نہ ہوں کیونکہ ان کے اموال سے تبرع ناجائز ہے۔

ب۔ یہ کہ دائرہ میں صرف مساکین بیٹھے ہوں۔ غنی کو دینے سے فراغت ذمہ حاصل نہیں ہوتی ہے۔

ج۔ یہ کہ مسکین کو واقعی تملیک کیا جائے، نہ کہ فرضی اور لسانی۔ ورنہ اس حیلہ سے مقصود حاصل نہ ہوگا۔

کما فی منۃ الجلیل ص ۲۲۵ ج ۱ ویجب الاحتراز من ان یلاحظ الوصی عند دفع الصرۃ للفقیر الھزل او الحیلۃ بل یجب ان یدفعھا حقیقۃ لا تحیلاً ملاحظاً ان الفقیر اذا ابی عن الھبۃ الی الوصی کان لہ ذلک ولا یجبر علی الھبۃ۔ انتھی ــــــ خلاصہ یہ کہ وصی وغیرہ پر ضروری ہے۔

کہ مسکین کو تھیلی وغیرہ دینے کے وقت ہزل یا حیلہ کا ارادہ نہ کریگا۔ بلکہ اس تھیلی وغیرہ کا مسکین کو واقعی اور حقیقی تملک کریگا۔ (حتیٰ کہ اگر یہ مال کافی مقدار میں ہو اور حیلہ کرنے کے وقت داخلہ کا اعلان ہوا ہو تو اس مسکین پر حج فرض ہوگا۔ دوسرے شخص کو ہبہ کرنے سے یہ فریضہ ساقط نہ ہوگا۔) اور یہ ملحوظ رکھے گا کہ اگر مسکین نے واپس دینے سے منع کیا تو اس کے لئے یہ درست ہوگا اور اسکو مجبور نہ کیا جائیگا۔

حیلۂ مروجہ کی حقیقت | اور ہمارے علاقہ میں جو حیلۂ مروج ہے۔ اس میں ان شرائط خصوصاً شرط اخیر کی رعایت مفقود ہے۔ لہٰذا یہ حیلہ مروجہ فراغت ذمہ کے لئے بے سود ہے۔ بلکہ بہت سے ائمۃ المساجد نے اس حیلۂ اسقاط کو حیلۂ استحصال بنایا ہے۔ پس اہل علم پر ضروری ہے کہ یا ان مفاسد کی اصلاح کریں اور یا اس حیلہ کا انسداد کریں۔ کیونکہ اس کی وجہ سے غیر اہل علم غلط فہمی کے شکار ہوتے ہیں۔

بقیہ: انواع تفسیر

(۳) "بیان القرآن" اور "نکات القرآن" از محمد علی ایم۔ اے متوفی ۱۳۷۱ھ۔
(۴) "مخزن معارف" مولفہ پیر معین الدین احمدی۔
(۵) حکیم نور الدین کے درس کے نوٹس (NOTES) جو کتابی شکل میں ہیں۔
(۶) "انوار القرآن" مولفہ ڈاکٹر بشارت احمد ڈاکٹر لاہوری مرزائی۔
(۷) "تفسیر سورۃ العصر اور الفاتحہ" اور "خزینۃ القرآن" از مرزا غلام احمد قادیانی بانی فرقہ ہذا۔
(۸) "تفسیر سورۃ الجمعہ" حکیم نور الدین خلیفہ اوّل۔
(۹) "تفسیر سروری" مولفہ سرور شاہ مرزائی۔
(۱۰) "تفسیر صغیر" مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ دوم۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: شیعہ سنی

نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

نہ ٹھہرائیں اس کا کسی کو اور نہ بنائے کوئی کسی کو رب سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

(آل عمران ۶۴)

...

ہم اپنے ایرانی بھائیوں سے پھر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ معروضات محض خلوص، حسن نیت، اسلامی اتحاد کی زبردست خواہش اور ذمہ داری کے احساس کی بناء پر پیش کی گئی ہیں، اگر آپ کو بین السطور کوئی ایسی چیز نظر آئے جس سے آپ اتفاق نہ کر سکیں، یا حقیقت و واقعیت کے خلاف افراط و تفریط دیکھیں تو ہم معذرت خواہ ہیں کہ انسان خطا کا پتلا ہے، بے عیب ذات صرف خدا کی ہے۔